سودی قرض پر کاروبار کرنا!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اور علمائے عظام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ:

ایک کمپنی ہے جو اپنا کاروبار چلانے کے لیے سامان خریدتی ہے، اس سامان کا نوے فیصد حصہ بینک کا ہوتا ہے، جبکہ صرف دس (10%) فیصد کمپنی کا ہوتا ہے اور جو رقم بینک سے لی جاتی ہے، وہ چھ ماہ کے اندر بمع سود واپس کرنی ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس طرح کاروبار کرنا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی: عرفان الحق، کراچی

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

واضح رہے کہ سود کا لین دین شرعاً اس قدر قبیح اور ناپسندیدہ ہے کہ اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعلان جنگ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

’’یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَابَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٰا إِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ‘‘۔ (البقرۃ:۲۷۸،۲۷۹)

ترجمہ:......’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے اس کو چھوڑ دو، اگر تم ایمان والے ہو، پھر اگر تم اس پر عمل نہیں کروگے تو اشتہار سن لو جنگ کا اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے‘‘۔ (بیان القرآن)

نیز سود کے ایک درہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳۶ مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ قرار دیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

’’عن عبد اللّٰہ بن حنظلۃ غسیل الملائکۃ رضی اللہ عنہ إن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال:

لَدرهمُ ربًا أشد عند اللّٰه تعالٰى من ست وثلثين زنية فى الخطيئة''۔ (دار قطنی)

نیز ایک روایت میں ہے کہ سود کے ننانوے دروازے ہیں، اس میں ادنیٰ شناعت کے اعتبار سے ایسا ہے جیسا انسان کا اپنی والدہ کے ساتھ بدکاری کرنا۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

''الربا تسعة وتسعون باباً أدناها كإتيان الرجل بأمه۔'' (ابوداود)

قرآن کریم میں ہے:

۱:...... ''اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَايَقُوْمُوْنَ إِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ''۔ (البقرۃ:۲۷۵)

ترجمہ:...... ''جولوگ سود کھاتے ہیں نہیں کھڑے ہوں گے قیامت میں قبروں سے مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے ایسا شخص جس کو شیطان خبطی بنادے لپٹ کر (یعنی حیران ومدہوش)۔'' (بیان القرآن)

۲:...... ''يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِىْ الصَّدَقَاتِ۔'' (البقرۃ:۲۷۶)

ترجمہ:...... ''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں اور صدقات کو بڑھاتے ہیں''۔ (بیان القرآن)

نیز دنیاوی اعتبار سے بھی سود کا انجام تباہی اور بربادی ہی ہے۔ سودی معاملے کی سنگینی کا اندازہ اس سے لگایا جائے کہ اس گناہ کا اثر صرف براہِ راست سودی معاملہ کرنے والے دو اشخاص تک محدود نہیں رہتا، بلکہ دس افراد (جو کسی بھی طرح اس سودی معاملہ میں معاون بنتے ہیں، مثلاً: لکھنے والا، گواہ، وغیرہ) وہ سب اللہ کی لعنت اور اس کی رحمت سے دوری کے مستحق بن جاتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ سودی معاملہ دنیا اور آخرت کی تباہی اور بربادی، ذلت اور رسوائی کا سبب ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں، لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ سود بلکہ سود کے شبہ سے بھی اپنے آپ کو اور اپنے خاندان و متعلقین کو بچائیں۔

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں مذکورہ کمپنی کا اپنے کاروبار کو چلانے کے لیے بینک سے سودی قرضہ لینا شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ کمپنی کے ذمہ داران فوراً اس معاملہ کو ترک کردیں، مذکورہ بالا آیات اور احادیث طیبہ عبرت پکڑنے والوں کے لیے کافی ہیں، اپنی استعداد کے مطابق کاروبار کو وسعت دیں، البتہ اس رقم سے آگے ہونے والا کاروبار دیگر شرعی تقاضے پورے کرنے کی بنا پر فی نفسہٖ مباح ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد شفیق عارف	عبدالحمید

دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی